رحمت الٰہیہ

وعظ

فقیہ العصر مفتی اعظم حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

عنوان

رحمت حق

دل گھٹنے کی علامت

نقل کا اثر

محبت الٰہیہ میں ترقی کا نسخہ

بے پردگی کے فسادات

حفاظت کا شرعی و عقلی اصول

سونے کے برتن

عملی تبلیغ کا اثر

ایک فوجی کا قصہ

چہرے کا پردہ

پردے کے بارے میں ملحدین کا خیال باطل

پردے کی دو قسمیں

فی نفسہ

للعارض

تنبیہ: یہ وعظ حضرت اقدس رحمہ اللہ کی نظر اصلاح سے نہیں گزارا جاسکا اس لئے اس میں کوئی نقص نظر آئے تو اسے مرتب کی طرف سے سمجھا جائے۔

الحمد للّٰه نحمده و نستعينه و نستغفره و نومن به و نتوكّل عليه و نعوذ باللّٰه من شرور انفسنا و من سيّئات اعمالنا من يهده الله فلا مضلّ له و من يضلله فلا هادى له و نشهد ان لا اله الا اللّٰه وحده لا شريك له و نشهد انّ محمّداً عبده و رسوله صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وعلىٰ اله وصحبه اجمعين

امّا بعد فأعوذ باللّٰه من الشّيطان الرّجيم بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

﴿ومن النّاس من يّتّخذ من دون اللّٰه اندادا يحبّونهم كحبّ اللّٰه والّذين اٰمنوا اشدّ حبّاللّٰه ولو يرى الّذين ظلموا اذ يرون العذاب انّ القوة لله جميعا و انّ اللّٰه شديد العذاب﴾ (۲-۱۶۵)

(بعض لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اوروں کو شریک بناتے ہیں اور ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ سے رکھنی ضروری ہے، اور جو مؤمن ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ قوی محبت ہے، اگر یہ ظالم جب کسی مصیبت کو دیکھتے تو سمجھ لیا کرتے کہ سب قوت اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، اور اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہے۔)

محبت الٰہیہ میں ترقی کے کئی نسخے ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ گناہوں سے بچنے کی جتنی توفیق اللہ تعالیٰ نے عطا کر دی اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کریں اور ایک مصرع بھی یاد کر لیں اسے پڑھا کریں ؎

یہ جزیرہ بھی بالآخر زیر آب آ ہی گیا

جو دل اللہ کی محبت اور معرفت سے خالی ہوتا ہے وہ ایسا خشک جیسے کوئی بہت بڑا جزیرہ ہو جزیرہ، اللہ تعالیٰ کی محبت کا اثر ہو گیا تو وہ جزیرہ زیر آب آ گیا۔ میرے سامنے جب کسی کے ایسے حالات آتے ہیں کہ پہلے کیا تھا اور پھر اللہ نے اسے اپنی محبت میں کیا بنا دیا ؎

کہاں تھا میں، کہاں پہنچا دیا تو نے مجھے ساقی

اللہ کی رحمت نے ہاتھ پکڑ کر کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ ایسے قصے جب میرے سامنے آتے ہیں تو کوئی اور پڑھے یا نہ

پڑھے اس کے حالات سن کر یا پڑھ کر میرے دل اور زبان کے درمیان میں یہ مصرع گردش کرنے لگتا ہے ، دل سے اٹھتا ہے زبان سے جاری ہوتا ہے پھر ساتھ ساتھ بہت دیر تک بار بار الحمد للہ بھی کہتا رہتا ہوں اور یہ مصرع پڑھتا رہتا ہوں ۔ جس پر بھی کچھ اثر ہو، کچھ توفیق ہو جائے تو بار بار الحمد للہ کہا کریں، بہتر تو یہ ہے کہ شکرانے کے طور پر کچھ نفل نماز بھی پڑھ لیا کریں اور یہ مصرع بھی پڑھ لیا کریں، اگر ابھی پورا زیرآب نہیں آیا لیکن کچھ کچھ آنا شروع ہو گیا تو اس کی برکت سے پورا زیرآب آجائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ اس سے نیک فال بھی لیں اور یہ دعاء بھی کرتے رہیں کہ اللہ کرے پورا زیرآب آجائے ۔

رحمت حق :

یہ کیفیت جو آج صبح ہی سے دل پر غالب ہے اس کا سبب یہ ہوا کہ بوقت سحر فجر کی نماز سے پہلے یا نماز کے بعد متصل کچھ اصلاحی ڈاک دیکھی تو ایک خاتون کے بڑے عجیب حالات سامنے آئے ۔ وہ کسی کالج میں انگریزی پڑھاتی ہیں، ایک دن وہ دارالافتاء کے سامنے سے گزر رہی تھیں ۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیسے کیسے اسباب پیدا ہوتے ہیں، لوگ تو اتفاقاً سمجھتے ہیں کہ اتفاقاً گزر ہوا، اتفاقاً یوں ہو گیا، اتفاقاً یوں ہو گیا، سنیئے اتفاقاً کچھ نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدرات ہوتے ہیں ۔ اس خاتون کو کوئی ضرورت پیش آئی ہو گی یا چلئے اللہ تعالیٰ نے دل میں خیال ڈال دیا کہ ادھر سے گزرو، جب یہاں سے گزر رہی تھیں تو سامنے کتاب گھر پر نظر پڑی، دوکان میں داخل ہو گئیں کہ دیکھیں کون سی کتابیں ہیں، وہاں میرے مواعظ کی کیسٹیں اور کتابیں ہیں، انہوں نے وہاں سے کچھ کیسٹیں اور مواعظ خرید لیے اور پھنسیں، وہی پھنسیں، اللہ کی محبت میں جو پھنس جاتا ہے وہ نکل نہیں پاتا، میرا اللہ پھر اسے نکلنے دیتا ہی نہیں ۔

اللہ کرے ساری دنیا ہی پھنس جائے اللہ کی محبت میں ۔ انہوں نے کچھ مواعظ پڑھے اور کیسٹیں سنیں تو دل کی دنیا ہی بدل گئی، پھر خیال ہوا کہ کچھ اور کتابیں دیکھوں تو لکھتی ہیں کہ ایک کتاب پر لکھا تھا ‘‘شرعی پردہ’’ خیال ہو کہ یہ خرید لوں مگر پھر سوچا کہ اگر لے لی تو پڑھنی پڑے گی ۔ اور پڑھ لی تو پردہ کرنا پڑے گا اس لیے ایسا کام کیوں کریں؟ خریدو ہی مت ۔ رسول اللہ ﷺ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب قرآن پڑھتے، خاص طور پر آخر شب میں تہجد میں جب قرآن

پڑھتے تو مشرکین اپنی عورتوں اور بچوں سے کہا کرتے تھے کہ ارے ارے! ان کے پاس مت جانا ورنہ سارے بیمار ہو جاؤ گے۔ اسطرح ڈرا کرانہیں روکتے تھے۔ خاتون نے جولکھا ہے کہ اس کتاب پر جو نظر پڑی تو سوچا کہ لے لوں مگر ہاتھ بڑھتے بڑھتے رک گیا کہ اگر لے لی تو پڑھنی بھی پڑے گی اور پڑھ لی تو پردہ کرنا پڑے گا اور پردہ مجھے کرنا نہیں تو کتاب کیوں لوں؟ مگر پھر ہمت پیدا ہوگئی، تو اس میں ایک ایک بات سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، نفس وشیطان روک رہے تھے

اللہ کی دستگیری نفس وشیطان کے وساوس اور خطرات پر غالب آئی، ہمت کی اور کتاب خرید لی مگر پڑھی نہیں رکھ دی، پڑھی اس لیےنہیں کہ پردہ کرنا پڑیگا، کالج میں انگریزی پڑھارہی ہے پردہ کیسے کرے گی؟ لکھتی ہیں کہ وہ کتاب کمرے میں میز پر رکھی رہی، کئی دن گزر گئے آخرایک دن خیال آہی گیا کہ اسے پڑھ لینا چاہئے۔ اس سے یہ عبرت ملتی ہے کہ کسی چیز پر بار بار نظر پڑتی رہے، بار بار کسی اچھی مجلس میں جاتے رہیں، بار بار اچھی باتیں سنتے رہیں، بار بار اچھی کتابیں پڑھتے رہیں، پڑھتے نہیں تو کم ازکم نظر ہی سے گزرتی رہیں کسی نہ کسی دن پھنسیں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ کبھی تو اچھا وقت آہی جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے اور جتنی استطاعت ہے اسے استعمال کرنے سے گریز نہیں کرنا چاہیے، جو بن پڑے، جتنا ہو سکے لگے رہیں، لگے رہیں، ایک نہ ایک دن اثر ہوگا۔ جب کہ مرض بھی پرانا ہو، اور کوئی احمق دنیا میں ایسانہیں ہوگا جو یہ سمجھے کہ میں نے تو دوا کی ایک خوراک کھالی یا ایک دن دوا کھالی یا دو دن دوا کھالی فائدہ کچھ ہوانہیں اسلیے دوا کھانا چھوڑ دو، اگر ایسا کرے گا تو ساری دنیا احمق کہے گی اور لوگ اس سے یہی کہیں گے کہ ارے احمق! ایسے تھوڑا ہی ہوتا ہے، فائدہ ہونے میں کچھ وقت تو لگتا ہے۔ اگر کوئی ایک مہینے تک استعمال کرنے کے بعد صحت ہوئی تو اسکی ایک خوراک میں بھی اثر ہے، خوراک کے ایک قطرے میں اثر ہے، قطرے کے چھوٹے سے چھوٹے جزء میں بھی اثر ہے، اگر قطرے میں اثر نہیں تو پھر ایک مہینے تک استعمال کرنے کے بعد فائدہ کیسے ہوا؟ دوا کی پہلی خوراک میں بھی اثر تو ہے مگر اس کا احساس کچھ وقت گزرنے کے بعد ہوتا ہے۔

دل گھسنے کی علامت

جب میں دارالعلوم کورنگی میں تھا تو ایک بار مسجد سے اپنے گھر کی طرف جا رہا تھا، ایک مولوی صاحب بھی میرے ساتھ ساتھ چل رہے تھے، وہ کھڑاؤں پہنتے تھے، اس وقت انہوں نے کھڑاؤں پہننے کے بجائے ہاتھ میں لیے ہوئے تھے۔ میں کسی دوسرے کے ساتھ باتیں کر رہا تھا اس لیے مولوی صاحب کی طرف متوجہ نہیں ہوا۔ گھر مسجد سے کافی دور تھا، وہ برہنہ پاؤں چلتے رہے، جب گھر پہنچا تو میری نظر پڑی کہ انہوں نے کھڑاؤں ہاتھ میں لیے ہوئے ہیں۔ میں نے ان سے اسکی وجہ پوچھی تو وہ کہنے لگے کہ دیکھیے اس کھڑاؤں میں انگوٹھا ٹکتا ہے وہاں انگھوٹے کے دباؤ سے لکڑی گھس گئی اور گڑھا پڑ گیا مگر مجھے آپ کے اور مفتی شفیع صاحب کے پاس آئے ہوئے تقریباً سال گزرنے والا ہے میں ابھی تک نہیں گھسا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ میرا دل لکڑی سے بھی زیادہ سخت ہے۔

میں نے ان سے پوچھا کہ کیا یہاں آنے سے پہلے ایسے خیالات کبھی آپ کے دل و دماغ میں آتے تھے؟ کہنے لگے کہ نہیں پہلے تو نہیں آتے تھے۔ میں نے کہا کہ سمجھ لیں کہ دل گھس گیا اگر دل نہ گھسا ہوتا تو یہ خیال کیسے آتا؟ میں اس خاتون کا قصہ بتا رہا تھا، انہوں نے لکھا کہ جب کتاب ''شرعی پردہ'' سامنے رکھی رہی تو ایک دن خیال آیا کہ پڑھ لوں۔ ارے! کتاب کا پڑھنا تھا کہ بس دل پر بجلی گر گئی۔ کالج جاتے وقت برقع پہنا تو امی نے کہا ارے پگلی! تجھے کیا ہو گیا؟ کالج جائے گی تو شاگرد کہیں گی کہ مس پاگل ہو گئیں، اور جو دوسری لیکچرار ہیں وہ بھی مذاق اڑائیں گی، تیرا کیا بنے گا؟ پگلی آخر تجھے کیا ہو گیا؟ امی کی کوئی بات نہیں سنی اور برقع پہن کر پہنچ گئی کالج۔ آگے کی تفصیل لکھی ہے وہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ فلاں شعبہ کی لیکچرار نے یوں کہا اور میں نے یوں جواب دیا، فلاں ٹیچر نے یوں کہا اور میں نے یوں کہا اور یوں جواب دیا، سب کے جوابات دیتی چلی گئی اور اللہ کی رحمت سے جوابات بھی ایسے مسکت جنہیں سن کر شیطان کی چیلیاں خاموش ہو جاتیں۔

اس وقت ایک لطیفے کا سوال و جواب ہے وہ بتانا چاہتا ہوں۔ لکھتی ہیں کہ ایک شعبہ کی لیکچرار نے کہا کہ یہ جو اتنا سخت پردہ کر لیا کہیں منگنی وغیرہ تو نہیں ہو گئی، اس نے حکم دیا ہو اسلیے پگلی بن رہی ہو۔ لکھا ہے میں نے جواب دیا کہ ہاں یوں ہی

سمجھ لو تو بھاگی بھاگی آئی۔ اسے خیال ہوا ہوگا کہ اس کی تو منگنی ہو گئی تو میں بھی اس سے کوئی وظیفہ وغیرہ لے لوں اسی لیے بھاگی آئی ہوگی، اس نے تو اتنا ہی لکھا ہے کہ بھاگی بھاگی آئی، آگے تشریح کرتا ہوں اسلیے کہ لوگوں کے حالات کو جانتا ہوں۔ اس نے لکھا ہے وہ لیکچرار بھاگی بھاگی میرے بالکل قریب آ گئی، اب خود ہی سوچئے کہ کیوں؟ اسے یہ خیال آیا ہوگا کہ اس نے کوئی وظیفہ وغیرہ پڑھ لیا ہے جس کی وجہ سے اس کی منگنی ہو گئی میں بھی اس سے وظیفہ پوچھ لوں۔ وہ جلدی سے قریب آ کر کہنے لگی کہ وہ کون ہے؟ کس سے منگنی ہوئی ہے؟ بڑے شوق سے بڑی للچائی ہوئی زبان سے پوچھنے لگی کون ہے؟ لکھا ہے میں نے جواب میں کہا ''اللہ'' بس اس پر تو پانی پڑ گیا۔

بہت سے لوگوں نے سمجھایا مگر کسی کی کچھ نہ چلی سب ناکام ہو گئے۔ ایک شعبے کی لیکچرار نے کہا کہ کچھ تازہ تازہ اثر ہو گیا ہے دیکھتے ہیں کتنے دن پہنو گی لکھا ہے میں نے جواب دیا کہ میں نے برقع کسی کی زبردستی کرنے سے تو نہیں پہنا، اللہ کے حکم سے پہنا ہے، پھر میرا نام بتایا کہ اس کی دعاء ہے یہ تو قیامت تک نہیں اترے گا۔ یہ خط جب میں نے پڑھا تو اسی وقت سے دل اور زبان کے درمیان میں یہ مصرع گردش کرتا رہا ؎

یہ جزیرہ بھی بالآخر زیر آب آ ہی گیا

یہ تو تازہ قصہ ہے خاتون کا، خوانین میں سے ایک خان کا قصہ بھی سامنے آ گیا، اللہ تعالیٰ کیسے کیسے اسباب پیدا فرماتے ہیں، کوئی مسئلہ تجارت سے متعلق ان کے دل میں ڈال دیا اور دل میں یہ بات ڈال دی کہ یہاں آ کر پوچھو، ان صورت میرے ذہن میں منقش ہو گئی، کوٹ پتلون پہنے ہوئے، ٹائی لگی ہوئی اور تھے آلو (مفتی صاحب ڈاڑھی کٹوانے والے کو آلو کہتے تھے)۔ بس وہ بے چارہ ایک بار آیا اور پھنسا، مسئلہ پوچھنے آیا اور پھنسا، معلوم نہیں کیا ہو گیا ؎

نہ جانے یہ کیا کر دیا تو نے جاناں
تیرے ہی کرم پر ہے اب جان ہماری

اللہ تعالیٰ کا کرم ایسے ہوتا ہے کہ آن کی آن میں انسان کی کایا ہی پلٹ جاتی ہے۔ ایسے موقع پر ایک اور شعر ہے ؎

اے سوختہ جاں پھونک دیا کیا میرے دل میں
ہے شعلہ زن اک آگ کا دریا میرے دل میں

نقل کا اثر:

ایسے اشعار کچھ یاد کرلیں، انہیں نیک فال کے طور پر پڑھ لیا کریں کہ اللہ یوں کر دے۔ جب آپ اس نیت سے اشعار یاد کریں گے اور پڑھیں گے تو نفس وشیطان آپ کو بہکائیں گے کہ ارے! تو ہے کچھ بھی نہیں ایسے خواہ مخواہ جھوٹے دعوے کر رہا ہے، منافق ہے، ایسے موقع پر یہ کہا کریں کہ یہ تو میں نسخہ استعمال کر رہا ہوں مجھے یقین ہے کہ اس نسخے کی برکت سے میرا اللہ مجھے ایسا بنا دے گا۔ پڑھتے رہیں، اصل نہیں نقل ہی سہی نقل کا اثر ہوتا ہے، اہل محبت کے نقل کرتے رہیں اور دعاء بھی کرتے رہیں کہ یا اللہ! اپنی رحمت سے اس نقل کو اصل بنا دے، اس نقل کو قبول فرما لے۔

حضرت موسی علیہ السلام سے مقابلہ کرنے جادوگر آئے تو ان پر فوراً اثر ہو گیا، ایمان لے آئے، جبکہ فرعون کی تو گود میں موسیٰ علیہ السلام پلے لیکن اس پر کوئی اثر نہ ہوا، اس کی وجہ یہ تھی کہ جادوگر موسیٰ علیہ السلام جیسا لباس پہن کر آئے تھے، وہ اللہ کے محبوب جیسی صورت بنا کر آئے تھے اللہ نے ان کی نقل کو قبول فرما لیا، اسی مجلس میں پہلی ملاقات میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کی دولت سے نواز دیا، اللہ کے محبوب کی نقل اتارنے کی وجہ سے اللہ کی کیسی رحمت ہوئی۔

کوئی پانی میں غرق ہو جائے یا اچانک صدمہ پہنچ جائے تو انسان کا سانس رک جاتا ہے، نبضیں رک جاتی ہیں، دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مر چکا ہے یا بعض بچوں میں پیدائش کے فوری بعد یوں احساس ہوتا ہے کہ ان میں جان نہیں، ان صورتوں میں مصنوعی تنفس جاری کیا جاتا ہے اور مصنوعی تنفس جاری کرتے کرتے وہ واقعۃً تنفس جاری ہو جاتا ہے تو آپ بھی ایسے محبت کے اسباق اور محبت بڑھانے کے نسخے پڑھتے رہا کریں اور یہ سوچ لیا کریں کہ چلیئے کہ کچھ بھی نہیں لیکن ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اس مصنوعی تنفس سے حقیقی تنفس جاری فرما دیں، نسخہ استعمال کرتے رہیں

رحمت حق بہانہ می جوید
رحمت حق بہا نمی جوید

(اللہ کی رحمت تو بہانے تلاش کرتی ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت زیادہ طلب نہیں کرتی)

ایک بار ایک لڑکے نے لکھا کہ وہ ریلوے لائن پر سے گزر رہا تھا، ریلوے لائن یہاں سے کافی فاصلے پر ہے، مسجد کے مینارے پر نظر پڑ گئی، یہ بات بھی سمجھ لیں کہ یہ اتفاقات نہیں ہوتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدرات ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے کسی فرشتے کو حکم دیا کہ اس کا سر ادھر پھیر دو، فرشتے نے اسکا سر پکڑ کر ادھر کو پھیر دیا، اس کی نظر پڑی مینار پر تو اس نے کشش محسوس کی۔ دنیا میں کتنی خوبصورت مسجدیں ہیں۔ اسی شہر کراچی میں بہت بڑی بڑی اور بہت خوبصورت مسجدیں ہیں، جبکہ یہ مسجد تو چھوٹی سی ہے، یہ بڑا مینارہ تو بعد میں بنا ہے پہلے چھوٹا سا مینار تھا اور چھوٹی سی مسجد۔ جیسے ادھر مینار پر نظر پڑی تو دل میں کشش محسوس ہوئی سوچا کہ جا کر دیکھوں، پہنچا مسجد میں اور پکڑا گیا، شاید یہاں عصر کے بعد بیان ہو رہا تھا اس میں بیٹھ گیا اور پھنسا۔

اس کے بعد اپنے حالات میں لکھا کہ تصویروں اور کھلونوں وغیرہ کی دکان تھی، یہاں سے جاتے ہی سب کو کاٹ کاٹ کر جلا ڈالا۔ ذریعہ معاش وہی تھا کوئی اور ذریعہ معاش نہیں تھا لیکن عشق نے اتنی مہلت بھی نہ دی کہ وہ سوچتا کہ پھر کھاؤں گا کہاں سے، اپنی تجارت ہی ساری تباہ کر دی اور اس کے بعد سارا جزیرہ ہی زیر آب آ گیا، ماشاء اللہ! ڈاڑھی بھی رکھ لی اور سارے کے سارے حالات بہتر ہو گئے، اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے قبول فرمائیں۔

محبت الٰہیہ میں ترقی کا نسخہ:

اللہ کی محبت بڑھانے کے لئے جو چند اشعار میں نے بتائے ہیں ان کا درجہ بعد میں ہے سب سے پہلے تو قرآن مجید کی آیت پڑھا کریں:

یحبّھم و یحبّو نہ (۵۔۵۴)

(اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں)

اس آیت میں اللہ نے اپنی محبت کا ذکر پہلے فرمایا کہ میں اپنے بندوں سے محبت کرتا ہوں، پہلے میں کرتا ہوں، بعد میں میری محبت کا یہ پرتو ہوتا ہے کہ وہ بھی مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ ایسی آیات، ایسے مضامین پڑھا کریں، سوچا کریں، اشعار محبت سوچا کریں، اس سے مصنوعی محبت پیدا ہو جائے گی۔ نفس و شیطان دھوکا دیں گے کہ تیرے اندر محبت تو ہے ہی

نہیں، جھوٹے دعوے کیوں کرتا ہے؟ ان کے دھوکے میں نہ آئیں، نقل محبت اتارتے ہی رہیں ۔

ترس کچھ آ چلا صیاد کو ہاں پھڑ پھڑائے جا
کہ شاید صورت پرواز ہی پرواز بن جائے

اپنے کام میں لگا رہ، محبت کی باتیں کرتا رہ، ان شاء اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی دن یہ باتیں اثر لائیں گی۔

میں نے ابھی جو اشعار پڑھے تھے ان پر شاید کسی نو وارد کو اشکال ہو پوری بات تو وہی سمجھتا ہے جو ہمیشہ کا حاضر باش ہو، دوسرے لوگ پوری بات نہیں سمجھتے اس لئے ہوسکتا ہے کہ اس اشعار سے کسی کو میرے بارے میں یہ خیال ہو کہ جو یہاں اس کے پاس آ جاتا ہے بس اسی کا ہو جاتا ہے، یہ کچھ پڑھ کر پھونک دیتا ہے، یوں ہو جاتا ہے، اور یوں ہو جاتا ہے۔ ایک شعر تو یہ پڑھا تھا ۔

نہ جانے یہ کیا کر دیا تو نے جاناں
ترے ہی کرم پر ہے اب جاں ہماری

جہاں کوئی آیا اور پھنسا، آیا اور پھنسا ۔

نہ جانے یہ کیا کر دیا تو نے جاناں

اس شعر سے بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں نے اسے کچھ کر دیا۔ اور کیا ۔

اے سوختہ جاں پھونک دیا کیا میرے دل میں
ہے شعلہ زن اک آگ کا دریا مرے دل میں

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے نا کہ جو یہاں آیا تو میں نے اس پر کچھ پھونک دیا۔ یہ اشکال ان لوگوں کو ہوسکتا ہے جو یہاں ہمیشہ کے حاضر باش نہیں بلکہ نو وارد ہیں، کبھی کبھی آنے والے، وہ پوری بات سمجھتے ہی نہیں اس لیے ان چیزوں کو سمجھانا چاہتا ہوں، ان اشعار میں خطاب اللہ تعالیٰ کو ہوتا ہے۔ میں جب مجلس میں اشعار پڑھتا ہوں تو وہ بات میرے دل میں ہوتی ہے، میں بہت کثرت سے اپنے طور پر یہ اشعار پڑھتا رہتا ہوں، ایسے ایسے بہت سے اشعار کبھی زبان سے کبھی دل میں، تو ظاہر کہ خود کو تو خطاب نہیں ہوتا، خود کو کیسے خطاب کرسکتا ہے، خطاب تو اللہ تعالیٰ کو ہوتا ہے۔ جو لوگ ہمیشہ آنے والے ہیں چونکہ ان کی فہم پر اعتماد ہے کہ وہ بات سمجھ جائیں گے اس لئے میں اس چیز کی حاجب نہیں سمجھتا کہ ہر بار جب بھی یہ

اشعار میں پڑھوں تو اسی وضاحت بھی کروں ۔ ان اشعار میں خطاب اللہ تعالیٰ کو ہوتا ہے کہ اے میرے اللہ ! تو نے میرے دل کو کیا کر دیا، تو کیا کر دیا، خطاب اللہ تعالیٰ کو ہوتا ہے ۔

ایک بات اور سمجھ لیں ، بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں کہ بظاہر اللہ کو ان الفاظ سے خطاب کرنا صحیح نہیں جیسے ایک شعر میں یہ ہے ’’اے سوختہ جاں‘‘ ’’اللہ کو سوختہ جاں‘‘ کہنا، اس سے بھی زیادہ خطرناک اور سن لیں ؎

کیا جانے کس انداز سے ظالم نے نظر کی
ظالم، ظالم کہہ دیا ظالم ؎
کیا جانے کس انداز سے ظالم نے نظر کی
حالت ہی دگرگوں ہے مرے قلب و جگر کی
پھنکتا ہوں شب و روز پڑا بستر غم پر
ہوتی ہے بری ہائے لگی آگ جگر کی

اس میں دیکھیے ، ایک طرف یہ کہہ رہا ہوں کہ اللہ کو خطاب ہے اور دوسری طرف الفاظ کیسے کیسے ہیں؟ کہیں ’’سوختہ جاں‘‘ کہہ دیا، کہیں ظالم ، کہہ دیا، کہیں کچھ کہہ دیا کہیں کچھ کہہ دیا، اس کا جواب یہ ہے کہ ابھی آپ لوگ بالغ نہیں ہوئے یا یوں کہیے کہ جسم تو بالغ ہو گیا دل ابھی نابالغ ہے، جب دل بالغ ہو جائے گا پھر اس کی تشریح کرنا نہیں پڑے گی خود بخود سمجھ جائیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ ۔ ابھی تو آپ لوگوں کے قلوب نابالغ ہیں نابالغوں کو بالغوں کی بات کیسے ہی سمجھانے کی کوشش کی جائے کتنی ہی کوشش کی جائے بیکار رہے، وہ سمجھے گا ہی نہیں، کسی بچے کو سمجھایا جائے کہ دیکھو بیٹا! شادی میں یہ فائدے ہوتے ہیں، کتنا ہی سمجھائیں سب بیکار، وہ کچھ بھی نہیں سمجھے گا۔ اللہ کرے کہ آپ لوگوں کے دل بالغ ہو جائیں پھر یہ باتیں سمجھ جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ ۔

بے پردگی کے فسادات:

اس خاتون نے یہ لکھا کہ جب ہم پردہ نہیں کرتے تھے تو لوگ سیٹیاں بجاتے تھے جملے کستے تھے، مڑ مڑ کر دیکھتے تھے قریب سے قریب تر ہو کر گزرنے کی کوشش کرتے تھے اس سے کچھ عبرت حاصل کریں، اس سے ایک بات یہ ثابت ہوتی

ہے کہ لوگ بے پردہ عورتوں کو بدمعاش سمجھتے ہیں۔ اس نے خط میں لکھا ہے کہ جب میں نے پردہ کر لیا تو سب لوگ دور رہتے ہیں، کنڈیکٹر وغیرہ بھی نظریں جھکا کر دور کھڑے ہوتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ غیر محرم کے سامنے چہرہ کھولنے میں کئی گناہ ہیں اور ان میں سے ہر ایک کبیرہ گناہ ہے، ان گناہوں کی تفصیل یہ ہے:

۱: لوگوں کی نظر میں بدکار بننا۔

۲: لوگوں کو بدگمانی میں مبتلا کرنا، لوگ انہیں بدکار سمجھتے ہیں۔

۳: بدنظری، سیٹیاں بجانے، جملے کسنے کے گناہ میں لوگوں کو مبتلا کرنا۔

۴: لوگوں میں بدکاری کی رغبت پیدا کرنے کا سبب بننا بلکہ چہرہ کھولنا بدکاری کی دعوت دینا ہے۔

۵: مردوں کے اشاروں سے خود عورت میں بدکاری کا خیال پیدا ہو جانا۔

۶: مردوں سے کھلے منہ میل جول رکھنے والی عورتیں مردوں کو متوجہ کرنے لگتی ہیں۔

۷: سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی علانیہ بغاوت ہے، بڑے سے بڑے جرم معاف کیا جا سکتا ہے لیکن بغاوت کو کسی بھی صورت معاف نہیں کیا جا سکتا، بغاوت کی سزا قتل ہے، صرف قتل۔۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے

كل امتى معافىً المجاهرين (متفق علیہ)

بڑے سے بڑے گناہ معاف کیے جا سکتے ہیں لیکن کھلی بغاوت کو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں فرمائیں گے۔ ڈاڑھی کٹانا یعنی ایک مشت سے کم کرنا اور منڈانا بھی کھلی بغاوت اور ناقابل معافی جرم ہے۔

حفاظت کا شرعی وعقلی اصول:

کسی کے پاس اگر مال ہو تو وہ اسے حفاظت سے رکھتا ہے یونہی کھلا نہیں چھوڑ دیتا، اگر کوئی کسی مجلس میں بیٹھا ہو یا بس میں جا رہا ہو یا ریل گاڑی میں یا ہوائی جہاز وغیرہ میں کہیں جا رہا ہو، اور اس کے پاس کچھ رقم بھی ہو تو اگر اس سے کہا جائے کہ یہ روپے ایسے اپنے سامنے رکھ لیں، کوئی خطرہ نہیں یا ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑ لیں تو وہ ہرگز ایسا نہیں کرے گا، کہے گا کہ خطرہ ہے، حتیٰ کہ خطرے کی وجہ سے اپنا بینک اکاؤنٹ کسی پر ظاہر نہیں کرتے۔ ذرا عقل سے کام لیں عقل سے،

اگر پیسا چوری ہوگیا تو زیادہ سے زیادہ کیا نقصان ہوسکتا ہے؟ اس میں کیا احتمالات ہوسکتے ہیں؟ ایک تو یہ کہ پیسا واپس نہیں ملا نقصان ہوگیا تو یہ مال ہی کا نقصان ہوا اور اگر عورت پر کسی نے دست درازی کی تو عزت کا نقصان، عزت بھی دین بھی دونوں چیزیں خاک میں مل گئیں۔

شرعاً وعقلاً جن چیزوں کی حفاظت ضروری ہے ان کے کچھ مدارج اور مراتب ہیں:

۱: سب سے زیادہ ضروری دین کی حفاظت ہے۔ جان جائے تو جائے دین کی حفاظت سب سے مقدم ہے۔

۲: اسکے بعد جان کی حفاظت۔

۳: اسکے بعد عزت کی حفاظت۔

۴: سب سے آخر میں مال کی حفاظت

مال کا درجہ سب سے آخر میں ہے۔ اگر کسی کی رقم چوری ہوگئی یا کوئی چھین کر لے گیا تو آخری درجہ ضائع ہوا، مال ضائع ہوا مگر جو لوگ پردہ نہیں کرتے، کرواتے نہیں یہ فکر نہیں کہ اس سے عزت بھی جاتی ہے دین بھی جاتا ہے، جن چیزوں کی حفاظت کی زیادہ ضرورت ہے اس کی پرواہ نہیں، آج کے عقل مند کی عقل میں یہ بات نہیں آتی کہ دین اور عزت کی حفاظت کی تو زیادہ ضرورت ہے، پیسا چھپا چھپا کر رکھتے ہو بینک اکاؤنٹ بھی کسی کو نہیں بتاتے اور مرغیاں کھلی چھوڑ رکھی ہیں جہاں چاہیں جائیں جو کچھ ہوتا ہے ہوتا رہے، ایسا ہوتا ہے یا نہیں؟ بات یہ ہے کہ گناہ کا پہلا حملہ عقل پر ہوتا ہے، گناہوں کی نحوست سے عقل ماری جاتی ہے اتنی موٹی بات عقل میں نہیں آتی کہ اگر کوئی مال لے اڑا اور کوشش کے بعد وہ مال مل گیا تو اس کا کیا گھسا؟ کچھ بھی نہیں، ویسا کا ویسا ہی ہے، کچھ بھی نہیں بگڑا اور اگر کوئی لڑکی کو اڑا کر لے گیا خواہ دو چار گھنٹے یا دو چار منٹ کے لیے ہی کہیں لے گیا تو کیا باقی رہا؟ اگر عقل ہو، غیرت ہو، کچھ ذرا سی شرم ہو تو مر جائے ڈوب کر مگر بات تو یہی ہے کہ آج کے مسلمان میں شرم وغیرت تو ہے ہی نہیں۔

سونے کے برتن:

جیکب آباد کا ایک قصہ ہے جنہوں نے مجھے بتایا ان کے بھتیجے وہاں ڈی آئی جی تھے۔ ڈی آئی جی نے وہاں بلوچوں کو جمع کیا اور ان سے خطاب کر کے فرمانے لگے، یہ ڈی آئی جی صاحب بھی بلوچ تھے، انہوں نے کہا دیکھو! دنیا

اتنی ترقی کر گئی اور تم لوگ ابھی تک آپس کے جھگڑے فساد اور مار دھاڑ میں پھنسے ہوئے ہو، تمہارا علاقہ ابھی تک کتنا پسماندہ ہے، کچھ تو ہوش سنبھالو! ذرا ذرا سی بات پر قتل کر دیتے ہو کسی نے کسی کی بیوی سے بات کر لی تو اسے قتل کر دیا، کسی پر ایسے ہی شبہ ہو گیا تو اسے قتل کر دیا، رات دن پکڑ دھکڑ، پکڑ ڈھکڑ، کچھ تو ہوش سنبھالو، دنیا ترقی کر گئی، تم بھی ترقی کرو، آپس میں لڑائی جھگڑے اور قتل وغیرہ نہ کیا کرو۔

یہ تقریر سن کر ایک بڈھا کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا حضور! بات یہ ہے کہ آپ لوگوں کی بیویاں ہیں سونے کے برتن (دیکھیے بڈھے نے کیسی بہر بات کہی) سونے کے برتن کو کتا چاٹ جائے یا اس میں کھاتا پیتا رہے، گھنٹوں لگا رہے آپ نے دھو لیا اور خود استعمال کرنا شروع کر دیا۔ ہماری بیویاں ہیں مٹی کے برتن اسے اگر کتے نے دور سے بھی سونگھ لیا تو ہم اسے توڑ دیتے ہیں، یہ مٹی کے برتن ہیں، سونے کے نہیں اور تمہاری بیویاں سونے کے برتن ہیں انہیں کتے سونگتے رہیں، چاٹتے رہیں، ان میں پیتے رہیں کھاتے رہیں، بس تم نے ذرا سے دھو یا وہ ٹھیک ہو گیا۔ ڈی آئی جی صاحب کہتے ہیں میں تو اتنا شرمندہ ہوا کہ پانی پانی ہو گیا، میں نے جلسہ ہی ختم کر دیا اس بڈھے نے مجھے بولنے کے لائق ہی نہیں چھوڑا۔

یہ سوچیں کہ اگر کوئی مال اڑا کر لے گیا تو کیا خرابی آئی، کچھ بھی نہیں اور اگر کوئی عورت اڑا لے گیا تو وہ قابل استعمال نہیں رہتی، ہاں جن کے سونے کے برتن ہیں انکا معاملہ الگ ہیں بقول اس بلوچ کے، اللہ تعالیٰ اس بلوچ کو اپنی محبت اور زیادہ عطا فرمائیں۔ دوسرا فرق یہ کہ مال میں خود اٹھنے کی صلاحیت نہیں، کسی نے دور سے مال کی طرف دیکھا تو مال خود سے اس کیطرف اٹھ جائے ایسا نہیں جبکہ عورت میں تو خود اڑنے کی صلاحیت ہے۔

اسی طرح سے قصائی سے گوشت لاتے ہیں تو خیال کرتے ہیں کہ چیل اچک کر نہ لے جائے، گوشت کو ڈھانک کر لاتے ہیں یہ سوچیں اگر چیل گوشت لے گئی تو دو چار بوٹی ہی کا نقصان ہوا اور کیا نقصان ہوا، عورت کوئی لے گیا تو عزت اور دین دونوں کا نقصان۔ گوشت کی حفاظت کا اتنا اہتمام مگر عورت کی حفاظت کا اہتمام نہیں کرتے تو بتائیے گناہوں کا پہلا وبال عقل پر پڑا ہے کہ نہیں؟ عقلوں پر پڑ گیا، یہ پردہ عقلوں پر پڑ چکا ہے۔ پہلی بات یہ کہ اگر گوشت لے جائے تو ہوسکتا

ہے کہ وہ آپ کے شور مچانے پر کہیں گوشت پھینک دے یا اس سے چھوٹ جائے تو آپ گوشت کو دھو کر استعمال کر سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ گوشت میں اڑنے کی صلاحیت نہیں کہ چیل نے دور سے کوئی توجہ ڈالی اور گوشت آپ کے پاس سے اڑ کر خود ہی بھاگا چلا جا رہا ہے جبکہ عورتیں تو خود ہی بھاگتی ہیں، اڑنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ عقلی لحاظ سے دیکھیں تو لوگ پیسے کی حفاظت کرتے ہیں، مال کی حفاظت کرتے ہیں، چیلوں سے بچانے کیلئے گوشت کی خوب حفاظت اور نگرانی کرتے ہیں مگر جن کے اڑ جانے سے کوئی تدارک نہ ہو سکے اس کا کوئی اہتمام نہیں، اس طرف کوئی توجہ نہیں۔ عزت چلی جائے کتنا دھوئیں، کتنا دھوئیں، کتنا دھوئیں، کتنے ہی سال گزر جائیں عزت واپس آنے کی کوئی صورت نہیں، دین کے نقصان کی تو پھر بھی تلافی ہوسکتی ہے کہ توبہ کر لے مگر جو عزت چلی گئی وہ واپس کیسے آئے گی؟ وہ تو مرتے دم تک بلکہ مرنے کے بعد بھی لوگوں کے ذہنوں میں رہے گی کہ اس کی عزت چلی گئی۔ اڑانے والے اڑا کر لے جاتے ہیں اور یہ اڑ جاتی ہے بلکہ ہوسکتا ہے کہ خود کسی کو سیٹی بجا دیں، یہ بھی بعید نہیں کہ کوئی اچھا سا لڑکا مل گیا وہ تو سیٹی نہیں بجا رہا تھا یہ حضرۃ صاحبہ خود ہی سیٹی بجا دیں، ایسے بھی ہوسکتا ہے۔

عملی تبلیغ کا اثر:

اس لیکچرار کی تحریر میں مزید ایک بات یہ تھی کہ میں نے اپنی شاگردوں کو چادر اڑھوادی ہے اور کئی ایسی خواتین، جنہوں نے عبا پہننا چھوڑ دی تھی انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ اب وہ عباء پہنیں گی اس سے یہ ثابت ہوا کہ انسان جس حد تک خود عمل کرتا ہے اسکی تبلیغ میں اتنا ہی اثر ہوتا ہے، اس کی عملی تبلیغ کا یہ اثر ہوا کہ کالج کی لڑکیوں نے چادریں اوڑھ لیں اور کچھ عورتوں نے اپنے عباء نکال کر پہننے شروع کر دیے۔ زبانی تبلیغ بھی ضروری ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ جب انسان اپنے عمل کو سدھارتا ہے تو اس کی تبلیغ کا اثر زیادہ ہوتا ہے ایک بات مزید، اس خاتون نے یہ لکھا ہے کہ اس کے شعبے کی سربراہ نے کہا کہ تجھے کیا ہوگیا؟ تیرا دماغ خراب ہوگیا؟ تو انہوں نے جواب میں کہا کہ دماغ تو پہلے خراب تھا اب درست ہوگیا ہے اللہ کا فضل و کرم سے۔ اس پر مجھے ایک قصہ یاد آیا۔

ایک فوجی کا قصہ :

ایک نیوی کا فوجی یہاں بیان میں پہنچ گیا، پہلی بار آیا اور پھنسا، حالانکہ اس دن ڈاڑھی کے بارے میں کوئی خاص بات نہیں ہوئی تھی، بس اللہ کی محبت کی باتیں ہوتی رہیں، اس نے جا کر ڈاڑھی رکھ لی، فوج میں اصول ہے کہ ڈاڑھی رکھنے کے لئے پہلے بڑے افسر سے اجازت لینی پڑتی ہے لیکن اس میں محبت کا غلبہ اور جوش ایسا ہوا کہ اس نے اجازت لیے بغیر ہی ڈاڑھی رکھ لی۔ کپتان نے پوچھا کہ کیا شیو بڑھ گیا ہے؟ تو اس نے کہا کہ شیو نہیں بڑھا، ڈاڑھی رکھی ہے۔ اس نے کہا کہ بلا اجازت کیوں رکھ لی، اس پر سزا ہوگی۔ وہ فوجی جواب دیتا ہے کہ میری گردن تو کٹ سکتی ہے مگر ڈاڑھی نہیں کٹ سکتی۔ ایک فوجی اپنے افسر کو جواب دے رہا ہے وہ افسر اس جواب کو کیسے برداشت کرتا؟ اس نے کہا کہ تجھے گولی سے اڑا دیا جائے گا تو فوجی نے کہا کہ میں نے پہلے ہی کہہ دیا کہ گردن تو کٹ سکتی ہے ڈاڑھی نہیں کٹ سکتی۔

اسے بحری جہاز کی جیل میں بند کر دیا گیا پھر وہاں سے نکال کر شہر کی جیل میں رکھا، بہت دھمکیاں دیں کہ ہمیشہ ہمیشہ قید میں رہو گے، گولی مار دی جائے گی، ایسے کر دیا جائے گا، بہت سختی کی، بعض بڑے بڑے افسروں نے جا کر سمجھایا کہ تو تو ڈاڑھی رکھ کر دین کو بدنام کر رہا ہے، تجھے گولی مار دیں گے یا نوکری سے نکال دیں گے تو اس طرح دین بدنام ہوگا۔ وہ بے چارہ ڈر گیا لیکن اللہ تعالیٰ دستگیری فرماتے ہیں:

﴿والّذين جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا وانّ الله لمع المحسنين﴾ (٢٩-٦٩)

(جو لوگ ہمارے راستے میں کوشش کرتے ہیں۔ تو ہم ان کو ضرور بالضرور اپنے راستے کی ہدایت دے دیتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ محسنین کے ساتھ ہے)

ارے! ذرا سا قدم تو اٹھاؤ ذرا سا قدم پھر دیکھیے اللہ کی مدد کیسے ہوتی ہے، کچھ ارادہ تو کرو، ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے واسطہ بنا دیا، فوج کی جیل میں جہاں سخت پابندیاں ہوتی ہیں، کوئی مل نہیں سکتا، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اس شخص کو واسطہ بنا دیا وہ میرے پاس فتویٰ لینے آیا تو یہاں سے فتویٰ لکھا گیا کہ جس افسر نے اسے جیل بھیجا ہے وہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح کرے، اس فوجی سے معافی مانگے اور اسے فوراً جیل سے نکالے، اگر یہ افسر ایسا نہیں کرتا تو حکومت

پر فرض ہے کہ کسی بہت بڑے میدان میں بر سر عام اس دشمن اسلام زندیق کی گردن اڑائے ، اگر حکومت ایسا نہیں کرتی تو ایسی بے دین حکومت کو مسلمانوں پر حکمرانی کا کوئی حق نہیں ،، دنیا و آخرت میں اسلام دشمنی کے برے انجام اور ذلت و رسوائی کا انتظار کرے ۔ ایسے فتوے نکلتے ہیں یہاں سے ۔

فتویٰ جب فوجی کے پاس پہنچا تو جو بھی افسر آتا وہ اسے فتویٰ دکھا دیتا اس نے بتایا کہ میں جب بھی کسی افسر کو فتویٰ دکھاتا تو وہ بھیگی بلی کی طرح بھاگ جاتا ۔ بالآخر اس فوجی کو رہا کر دیا گیا ملازمت بھی بحال کر دی گئی ، اور سارے مقدمات ختم کر دیے گئے ۔ انہوں نے اپنے یہ تمام حالات مجھے لکھے پھر اس کے بعد لکھا کہ میں جب اپنے گاؤں گیا تو میری سالی چارپائی پر بیٹھی ہوئی تھی ، مجھ سے کہنے لگی آؤ یہاں میرے ساتھ بیٹھ جاؤ تو میں نے کہا کہ تیرے ساتھ نہیں بیٹھوں گا ۔ اس نے جواب دیا کہ پہلے تو بیٹھ جاتا تھا اب تو کیوں بدل گیا ؟ میں نے کہا اب نہیں بدلا پہلے بدلا ہوا تھا فطرت سے ، میرے اللہ نے مجھے ہدایت دے دی تو فطرت پر واپس آ گیا ۔ اس لیکچرار نے جیسے کہا نا کہ دماغ پہلے خراب تھا اب تو ٹھیک ہو گیا اسی طرح اس فوجی جوان نے بھی کہا کہ پہلے ٹھیک نہیں تھا اب ٹھیک ہو گیا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ سب کے ساتھ رحم کا معاملہ فرمائے ۔

چہرے کا پردہ:

آخر میں ایک بات ! اس خاتون نے لکھا ہے کہ بہت سی عورتوں نے یہ بھی کہا کہ چہرے کا پردہ تو ہے ہی نہیں ۔ پردے کے بارے میں لوگوں میں بہت جہالت پھیلی ہوئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے قرآن کو چھوڑ دیا ، علماء سے تعلق چھوڑ دیا ، اگر اللہ کے کلام سے تعلق باقی رہتا ، علماء سے تعلق اور جوڑ باقی رہتا ، پوچھتے رہتے تو ایسی جہالتیں اور گمراہیاں امت میں نہ پھیلتیں ۔

پردے کے بارے میں ملحدین کا خیال باطل:

ملحد لوگوں کا خیال ہے کہ غیر محارم سے بلا حجاب بات کرنے میں کوئی حرج نہیں ، کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں ازواج

مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے بارے میں جو حکم ہوا: ﴿و اذا سالتموھن متاعاً فاسئلوھن من وّراء حجاب﴾ (۳-۵۳)

(جب تم ان ازواج مطہرات سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو)

﴿ینسآء النبی لستن کاحد من النسآء ان اتقیتن فلا تخضعن بالقول﴾ (۳۳-۳۲)

(ارے نبی کی بیبیو! تم معمولی عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم تقویٰ اختیار تو تم بولنے میں نزاکت مت کرو)

یہ احکام رسول اللہ ﷺ کی ازواج کی عظمت کی وجہ سے ہیں، اس لیے اس سے عام عورتوں کے لئے پردے کا وجوب ثابت نہیں ہوتا، ان ملحدین کے اس باطل خیال کے دو جواب ہیں:

ا اس کی وجہ اسی آیت میں اللہ تعالیٰ نے آگے بیان فرمائی ہے:

﴿فیطمع الذی فی قلبہ مرض و قلن قولاً معروفاً﴾ (۳۳-۳۲)

(کہ ایسے شخص کو لالچ ہونے لگتا ہے جس کے قلب میں خرابی ہے۔ اور قاعدے کے موافق بات کہو)

یہ وجہ تو غیر ازواج میں کہیں زیادہ ہو سکتی ہے اور فرمایا:

﴿ذٰلکم اطھر لقلوبکم و قلوبھن﴾

(یہ حکم تمہارے دلوں کے لئے اور ان کے دلوں کے لئے زیادہ کا باعث ہے)

اس سے ثابت ہوا کہ حکم حجاب عظمت ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی وجہ سے نہیں بلکہ طہارت قلوب کی وجہ سے ہے حالانکہ وہ تو نہایت پاک باز تھیں اللہ تعالیٰ نے پورے ایک رکوع میں ان کی تطہیر اور پاکدامنی کا مقام بیان فرمایا:

﴿انّما یرید اللہ لیذھب عنکم الرّجس اھل البیت ویطھرکم تطھیراً﴾ (۳۳-۳۳)

اے نبی کے گھر والوں اللہ کو یہ منظور ہے کہ تم سے آلودگی کو دور رکھے۔ اور تم کو پاک صاف رکھے)

اور ان سے دینی ضرورت سے کچھ بات کرنے، مسائل شرعیہ معلوم کرنے جو مرد آتے تھے وہ کون تھے؟ صحابہ کرام رضی

اللہ عنہم، جن کا تقویٰ وہ تقویٰ ہے کہ اس پر فرشتوں کو بھی رشک آئے جن کی پاک دامنی کی شہادت قرآن مجید میں دے رہے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جن سے ہم راضی ہیں اور وہ ہم سے راضی'

﴿رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ﴾ (۵۷-۲۲)

''ان سے اللہ راضی اور وہ اللہ سے راضی''

اور فرمایا کہ ہم نے سب کو بخش دیا:

﴿و کلاً وعد اللہ الحسنیٰ﴾ (۴-۹۵)

''اللہ نے سب سے بہتر انجام کا وعدہ فرمایا ہے۔''

ذرا غور کیجئے! یہ عورتیں کون ہیں؟ سید عالم ﷺ کی بیویاں جنہیں اللہ تعالیٰ نے پاک کر دیا ہے، امت کی مائیں ہیں جو امت کے ہر فرد پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہیں اور مرد کون؟ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسی مقدس ہستیاں اور کام کیا؟ دینی مسائل پوچھنا، ایسے موقع پر اللہ تعالیٰ کا حکم ہو رہا ہے:

﴿یٰنسآء النبی لستن کاحد من النسآء ان اتقیتن فلا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبہ مرض و قلن قولاً معروفا﴾ (۳۳-۳۲)

(ارے نبی کی بیبیو! تم معمولی عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم تقویٰ اختیار تو تم بولنے میں نزاکت مت کرو کہ ایسے شخص کو لالچ ہونے لگتا ہے جس کے قلب میں خرابی ہے۔ اور قاعدے کے موافق بات کہو)

یہاں ایک بات خوب سمجھ لیں امہات المومنین جو کہ مطہرات تھیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے پاک کر دیا تھا ان کے بارے میں تو یہ وہم و گمان بھی نہیں ہوسکتا کہ وہ کسی غیر محرم سے بات کریں گی، مسئلہ بتائیں گی تو نزاکت سے بات کریں گی تو پھر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم کیوں فرمایا کہ نزاکت سے بات نہ کریں؟ اس کا مطلب یہ کہ عورتوں کی آواز میں جو طبعی و پیدائشی کشش ہوتی ہے اسے خشونت و خشکی میں بدلیں، بتکلف درشتی اور روکھا پن پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

یہ تو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو ہدایت فرمائی اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کیا ارشاد ہوتا ہے

﴿و اذا سالتموھن متاعاً فاسئلوھن من وّراء حجاب﴾(۵۳-۳)

(جب تم ان ازواج مطہرات سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو)

جب ان قدسی صفات حضرات وخواتین کے لیے قلوب کی طہارت کا اس قدر اہتمام فرمایا تو دوسرے مسلمان اس سے کیسے مستثنیٰ ہو سکتے ہیں؟

۲ دوسرا جواب یہ کہ رسول اللہ ﷺ پوری امت کے لیے بمنزلہ والد ہیں اس کے باوجود صحابیات رضی اللہ عنہن آپ ﷺ سے پردہ کرتی تھیں، اگر بقول ملحدین امہات المومنین رضی اللہ عنہن کی عظمت کی وجہ سے صرف انہی کے لیے پردے کا حکم تھا تو رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس سے صحابیات رضی اللہ عنہن سے پردہ کیوں فرمایا؟

عورتوں کو پردے کے حکم کی علت خوف فتنہ ہے مگر چونکہ یہ علت خفیہ ہے کہ نا معلوم کسے شہوت ہو کسے نہ ہو، کس وقت ہو کس وقت نہ ہو، کس پر ہو کس پر نہ ہو وغیرہ اس لیے مدار حکم سبب ظاہر پر ہے۔ پردے کے بارے میں کچھ تفصیل سمجھ لیں۔

پردے کی دو قسمیں:

پردے کی دو قسمیں ہیں:

۱ : فی نفسہ

۲ : للعارض

۱: فی نفسہ:

ایسا پردہ جس میں کوئی فتنہ ہو یا نہ ہو اور خواہ کوئی دیکھے یا نہ دیکھے ہر حال میں کرنا ہے، حالت نماز میں جتنا جسم ڈھکنا فرض ہے اس کا یہ حکم ہے۔ یہ پردہ فی نفسہ کہلاتا ہے۔

۲: للعارض:

پردے کی یہ قسم فتنے کے پیش نظر ہے یعنی چہرہ کھولنے میں فتنہ ہے اس لیے چہرہ ڈھکنے کا حکم ہے چہرے کا پردہ فی

نفسہ نہیں بلکہ للعارض ہے۔

جہاں علت کا معلوم کرنا مشکل ہوتا ہے وہاں سبب کو علت کے قائم مقام قرار دے دیا جاتا ہے جیسے سفر میں رخصت کی علت مشقت ہے مگر اسے معلوم کرنا مشکل ہے، طبائع مختلف ہیں، حالات مختلف ہیں، کوئی سو میل سفر کر کے نہیں تھکتا اور کوئی تھوڑا سا سفر کر کے تھک جاتا ہے اس لیے شریعت نے سبب مشقت ہی کو علت کے حکم یعنی مشقت کے قائم مقام قرار د یا کہ سفر ہے تو مشقت ہے اس لیے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور نماز قصر پڑھنے کا حکم ہے۔ دوسری مثال یہ ہے کہ سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس کی خروج ریح ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ سونے کی حالت میں خروج ریح ہو گیا ہو مگر چونکہ علت مخفی ہے اس لیے سبب حکم یعنی نیند ہی کو خروج ریح کا قائم مقام قرار دے کر اس سے وضو ٹوٹ جانے کا حکم دے دیا گیا ، خروج ریح نہ ہو تب بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔

اسے حکماً کہتے ہیں یعنی حقیقۃً وضو ٹوٹا ہو یا نہ ٹوٹا ہو لیکن حکماً وضوء ٹوٹ گیا۔ اسی طرح پردے کا مسئلہ ہے، لوگ کہتے ہیں کہ فلاں جگہ تو فتنے کا اندیشہ نہیں فلاں تو ہمارے باپ کی طرح، فلاں بیٹے کی طرح، دیور سے بھلا کیا خطرہ؟ چچازاد تو ہمارے بھائی ہیں، اس قسم کی باتیں ملحدین کی نکالی ہوئی ہیں، فتنے کا اندیشہ ہو یا نہ ہو ہر عورت کو تمام غیر محارم سے پردہ ہے خواہ کوئی شیخ وقت ہو، ولی ہو سب سے پردہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح معنی میں مکمل مسلمان بنا دیں۔

وصل اللّٰھم و بارک و سلّم علیٰ عبدک و رسولک محمد و علیٰ اٰلہ وصحبہ اجمعین و الحمد للہ رب العالمین